



سوال

(355) فجر کی پہلی اور دوسری اذان میں فرق

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نے پڑھا ہے کہ «الصلوٰۃ خیر من النوم» کے الفاظ فجر کی پہلی اذان میں کہے جائیں لیکن عصر حاضر میں ہم ان الفاظ کو دوسری اذان میں سنتے ہیں۔ اُمید ہے آپ دلیل کے ساتھ وضاحت فرمائیں گے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس جملہ کو اذان فجر میں کہا جائے۔ اذان فجر سے مراد وہ اذان ہے۔ جسے طلوع فجر کے بعد فرض نماز کے ادا کرنے کے لئے کہا جاتا ہے۔ احادیث میں جو یہ آیا ہے۔ کہ اسے اذان اول میں کہا جائے تو یہ احادیث صحیح ہیں لیکن اول سے مراد اذان ہے۔ جسے ابتدائے وقت میں مینار کے پاس کہا جاتا ہے اور ان احادیث میں اذان ثانی سے مراد اقامت ہے کیونکہ اقامت کو بھی اذان کہا جاتا ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«بین کل اذانین صلاۃ» (صحیح بخاری)

"ہر دو اذانوں۔۔۔ یعنی اذان و اقامت۔۔۔ کے درمیان نماز ہے۔"

رات کے آخری حصے کی اذان کے بارے میں راجح بات یہ ہے کہ یہ رمضان کے ساتھ خاص ہے۔ کیونکہ اس حدیث میں الفاظ یہ ہیں کہ:

«لا یردکم عن سحرکم اذان بلال فانہ یخون بلیل یوتھنا نائم ویریح قائم» (صحیح بخاری)

"بلال کی اذان تمہیں سحری کھانے سے نہ روکے وہ رات کو اذان دیتے ہیں۔ تاکہ وہ تمہارے سوتے ہوئے کو بیدار کر دیں اور قیام کرنے والا لوٹ جائے۔"

اس سے واضح ہوا کہ یہ اذان اس لئے ہے تاکہ سویا ہوا سحری کے لئے بیدار ہو جائے اور کھڑا ہو کر نماز پڑھنے والا یہ معلوم کرے کہ سحری کا وقت قریب ہے۔ اور وہ اپنی نماز کو ختم کرے

لہذا اس میں «الصلوٰۃ خیر من النوم» کہنے کی ضرورت نہیں (شیخ ابن جریرین)

حدیث ما عندی والنداء علم بالصواب



فتاویٰ اسلامیہ: جلد 1

صفحہ نمبر 335

محدث فتویٰ